سوال

(169) بناوٹی درود کے بارے میں

جواب

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته

درودتاج درود لکھی ۔ حزب البحر ۔ دلائل الخیرات ۔ اورپنجم کلمہ ردکفر ۔ اللھم انی اعوزبک منن ان اشرک بک وانا اعلم بہ اخیر تک یہ ماثور ہے یا نہیں

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

آپ ﷺ کا تعلیم کردہ درودوہ ہے ۔ جوالتحیات میں پڑھا جاتا ہے ۔ اس کے علاوہ سب لوگوں کے بنائے ہوئے ہیں ۔ جن کی پابندی کرنے کا حکم نہیں ۔

تشریح

ایک اودرود صلواۃ النارکے نام سے مشہور ہے جس کے الفاظ اللھم صل صلوۃ کاملة وسلم سلاماتاما علی سیدنا محمد تنحل بہ العقد وتنفرج بہ الکرب الخ ہیں اس ک بارے میں مولانا عبید اللہ صاحب شیخ الحدیث فرماتے ہیں ۔ مذکورہ درود کا ذکر کسی حدیث میں نہیں آیا ہے ۔ اور میرے نزدیک اس کا پڑھنا درست نہیں ۔ 1 ۔ قرآن کریم میں پیغمبر علیہ الصلواۃ والسلام پر صلواۃ وسلام بھیجنے کا حکم نازل ہوا توصحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے آپ ﷺ سے صلواۃ وسلام کے الفاظ دریافت کیے آپ ﷺ نے جواب میں جو طریقہ اورالفاظ بتائے وہ کتب حدیث میں مشہور ومعروف ہیں ۔ خود پیغمبر ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے سے بہتر اور کون الفاظ ہوسکتے ہیں ۔ اس کے بعد اپنی طرف سے الفاظ گھڑنے کی ضرورت نہیں رہتی ۔

2 ۔ اس مذکورہ صلواۃ وسلام میں چارجگہ لفظ بہ مذکور ہے ۔ اس لفظ میں ضمیر کا مرجع بھی یستسقی الغمام بوجھہ الکریم کی مناسبت اور رعایت کی وجہ سے لفظ محمد ہوگا ۔ اور جس طرح یہ جملہ محمد کی صفت ہے ۔ اسی طرح اس سے پہلے کے چاروں جملے بھی محمد کی صفت ہوں گے اوراس صورت میں ان جملوں کا معنی یہ ہوگا ۔ اے اللہ سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ پر کامل اورتام صلواۃ وسلام نازل فرما ۔ جن کی ذات کے زریعے سے مشکلیں حل ہوتی ہیں ۔ گرہیں کھلتی ہیں ۔ مصائب دور ہوتے ہیں ۔ حاجتیں پوری ہوتی ہیں ۔ مقاصد اور تمنایئں برآتی ہیں ۔ اور حسن خاتمہ حاصل ہوتا ہے ۔ اور جن کے رویائے مکرم یا ذات گرامی کے ذریعہ بارش مانگی جاتی ہے ۔ لیکن یہ کھلی ہوئی حقیقت ہے کہ مشکلات کا دور کرنے والا ۔ مصائب اور غم دور کرنے والا ۔ قاضی الحاجات مرادوں اور تمنائوں کا برلانے والا اور حسن خاتمہ کی توفیق دینے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔ اور یہ امور اسی کی ذات سے وابستہ ہیں ۔ نہ کسی پیٹمبر یا ولی پیر سے پس چونکہ یہ الفاظ موہم شرک ہیں ۔ اس لئے نہیں پڑھنے چاہیں ۔ الیٰ آخرہ (مصباح جلد اول ص 10 ۔ 11)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص365

محدث فتویٰ